گیت

موجِ غزل کتابی سلسلہ نمبر ۲۴۴



مرتبہ

نوید ظفر کیانی


بسم الله الرحمن الرحيم

فیس بک عالمی ادبی گروپ موجِ غزل کے ''صنفِ سخن رنگ'' کے تحت
منعقدہ مشاعرہ نمبر ۲۴۴ بتاریخ ۱۹ دسمبر ۲۰۲۰ء پر مشتمل برقی کتاب

گیت

موجِ غزل کتابی سلسلہ نمبر ۲۴۴

گروپ منتظمین:
ہاشم علی خان ہمدم
نوید ظفر کیانی
روبینہ شاہین بینا
نادیہ سحر
قدسیہ ظہور

مرتبہ:
نوید ظفر کیانی

موجِ غزل پبلیکیشنز

mudeer.ai.new@gmail.com
https://archive.org/details/@nzkiani
https://www.facebook.com/groups/173610905663461 6/

فہرست



گیت

خوب صورتی کا احساس انسانی جمالیات کا بنیادی عنصر ہے۔ انسانی زندگی جذبات اور احساسات سے مملو ہے۔ ہر تہذیب و تمدن میں جذباتی اظہار کے انداز و اطوار سے فنونِ لطیفہ اور ادب نے جنم لیا۔ جذبات کا پہلا اظہار نطق ہے۔ نطق بیان میں ہم آہنگی سے موسیقیت پیدا ہوتی ہے جس کا ماخذ فطرت کے مظاہر ہیں۔ پرندوں کی خوب صورت آوازیں، آبشار اور بہتے جھرنے کی لے، دریا کی موجوں کا ردھم، کلیوں کی چٹک بھنورے کی آواز، ہوا کی آواز، پتوں کی آواز، بارش کی ٹپ ٹپ۔۔۔ یہ وہ خوب صورت آوازیں ہیں جو انسانی جذبات کو آواز اور موسیقیت بخشتی ہیں۔ نے سے بنی بانسری، شہتوت سے بنے رباب اور سارنگی، چمڑے سے بنا طبلہ اور ڈھول۔۔ سب جذبات کو موسیقی سے لبریز اور مہمیز کرتے ہیں۔ انسانی جذبات جب داخلی رقص سے خارجی اظہار پاتے ہیں تو شاعری میں گیت بن کر ابھرتے ہیں۔ یہ گیت ہر معاشرے، ہر تہذیب، ہر تمدن اور ہر زبان کا لازمی جزو ہیں۔ گیت انسان کے سچے اور کھرے جذبات سے لبریز محبت کا خوب صورت اظہار ہے۔ گیت انسان کی نفسیاتی آسودگی کا ذریعہ ہے۔ جب دل کسی جذبے کی شدت سے دوچار ہوتا ہے تو لبوں پر گیت ہی محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ غم کی کیفیت ہو، خوشی کا جذبہ ہو، ہجر ہو کہ فراق ہو، محبوب کی ادا ہو کہ محبوب سے محبت کا اظہار ہو گیت اپنی کوملتا کے ہر سر میں سچائی کا الاپ ہے۔ یہی شہنائی کی آواز ہے اور یہی ڈھولک کی تھاپ ہے۔ اِسی میں طبلے کا انگ اور سارنگی کا رنگ اور رباب کا ڈھنگ ہے۔ گیت زندگی کا اظہار ہے۔ گیت کسی معاشرے کی جذباتی عکاسی ہے۔ یہ رسم و رواج اور ثقافت کا بے باک بیانیہ ہے۔

موج غزل عالمی آن لائن مشاعرہ کے ۲۴۳ ویں اصناف سخن رنگ میں مقبول ترین صنف گیت کا انتخاب کیا گیا۔ تمام سخن وران موج غزل نے محبت کے سر بکھیرے اور خوب صورت گیتوں کا گلدستہ نوید ظفر کیانی کی ڈیجیٹل فنی مہارت سے لاجواب برقی مجلّے کی صورت میں کتاب چہرہ پہ رونق افروز ہونے جا رہا ہے۔ موجِ غزل کی انتظامیہ اور ممبران کو خراج تحسین اور ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ اردو زبان و ادب کا سفر بابرکت رہے۔ آمین۔

ہاشم علی خان ہمدم
منتظم موج غزل ادبی فورم

گیت



احمد جاسم



حسیں دولت ملی ہے
بہت راحت ملی ہے
تری آنکھوں میں جاناں
مجھے چاہت ملی ہے
تری محفل حسیں ہے   محبت کی زمیں ہے
تری الفت ملی ہے
حسیں دولت ملی ہے
بہت راحت ملی ہے
اکیلی رہ گزر تھی   محبت ہم سفر تھی
بہت عزت ملی ہے
حسیں دولت ملی ہے
بہت راحت ملی ہے
حقیقت مل گئی ہے   محبت مل گئی ہے
تری قربت ملی ہے
حسیں دولت ملی ہے
بہت راحت ملی ہے



گیت



اشتیاق ساحلؔ

مانگ سونی ہے میری سجا لے سجن
مجھ کو اپنی دلہنیا بنا لے سجن

تو مرا عشق ہے میرا سنگھار ہے
بن ترے زندگی میری بیکار ہے
ایسا کر کچھ جتن جلد ہو اب ملن
مجھ کو اپنی دلہنیا بنا لے سجن

یاد آتی ہے جب بھی تری رات میں
بھیگ جاتی ہوں اشکوں کی برسات میں
نہ سہی جائے مجھ سے برہ کی اگن
مجھ کو اپنی دلہنا بنا لے سجن

تیرے دل میں مجھے ایک گھر چاہئے
ساتھ تیرا مجھے عمر بھر چاہئے
اس سے زیادہ نہ چاہوں کوئی اور دھن
مجھ کو اپنی دلہنیا بنا لے سجن

تجھ کو دیتا ہے ساحلؔ یہ دل سے دعا
چھو نہ پائے تجھے کوئی غم کی ہوا
اے مری جان جاں اے مری جان من
مجھ کو اپنی دلہنیا بنا لے سجن

گیت

محبت سے ہی دنیا میں اجالا ہے
محبت کا سدا سے بول بالا ہے

کبھی میری کہانی بھی سنو یارا — کبھی تم بات چاہت کی کہو یارا
کبھی میرے لیے بھی تم سجو یارا — کبھی جانو تو ایسے مت بنو یارا

محبت سے ہی دنیا میں اجالا ہے
محبت کا سدا سے بول بالا ہے



ایم اکرام الحق



کہاں تم دور جاتے ہو کہانی سے — ہمارے ساتھ رہتے ہو جوانی سے
نجانے دور کیسے ہو نشانی سے — یہ شکوے کیسے کرتے ہو روانی سے

محبت سے ہی دنیا میں اجالا ہے
محبت کا سدا سے بول بالا ہے

محبت کو ہواؤں میں اڑا کر تم — نہیں رہنا ہمارا دل جلا کر تم
نہ جاؤ خواب چاہت کے دکھا کر تم — کہاں اب دور جاتے ہو بلا کر تم

محبت سے ہی دنیا میں اجالا ہے
محبت کا سدا سے بول بالا ہے



ایم اکرام الحق

گیت

ستاتا ہے رُلاتا ہے — دسمبر لوٹ جاتا ہے
مجھے اتنا رُلاتا ہے
مرے دل کو ستاتا ہے
ستاتا ہے رُلاتا ہے — دسمبر لوٹ جاتا ہے

الاؤ جب جلاتا ہے
مرے آنسو بہاتا ہے
ستاتا ہے رُلاتا ہے — دسمبر لوٹ جاتا ہے

ستم ایسے دکھاتا ہے
مجھے خودسر بناتا ہے
ستاتا ہے رُلاتا ہے — دسمبر لوٹ جاتا ہے

ستم ایسے دکھاتا ہے
مجھے خودسر بناتا ہے
ستاتا ہے رُلاتا ہے — دسمبر لوٹ جاتا ہے

یہ جذبے بھی جگاتا ہے
لگن دل کی بڑھاتا ہے
ستاتا ہے رُلاتا ہے — دسمبر لوٹ جاتا ہے

یہ محفل بھی سجاتا ہے
حسین دل کو بناتا ہے
ستاتا ہے رُلاتا ہے — دسمبر لوٹ جاتا ہے





ایم اکرام الحق

محبت نہیں گر تو جیون نہیں کچھ
محبت میں تم کو ملے گا سبھی کچھ

محبت میں کیسے یہ اقرار ہو گا — محبت کا تم سے ہی اظہار ہو گا
محبت سے ہم کو نہ انکار ہو گا — محبت میں دل اپنا لاچار ہو گا
محبت نہیں گر تو جیون نہیں کچھ
محبت میں تم کو ملے گا سبھی کچھ

محبت خدا نے الگ سے بنائی — محبت مسلسل وفا سے سجائی
محبت دلوں میں ہمارے بڑھائی — محبت سبھی کے لیے ہے دکھائی
محبت نہیں گر تو جیون نہیں کچھ
محبت میں تم کو ملے گا سبھی کچھ

محبت کے ہم ہیں رضا کار سارے — محبت کے رہنا وفادار سارے
محبت کے گر ہوں خطاکار سارے — محبت کے ہیں پھر سزاوار سارے
محبت نہیں گر تو جیون نہیں کچھ
محبت میں تم کو ملے گا سبھی کچھ

محبت کے دشمن ہی مشہور ہو تم — محبت میں کیسے یوں مغرور ہو تم
محبت کی عادت سے مجبور ہو تم — محبت میں سچ ہے کہ مسرور ہو تم
محبت نہیں گر تو جیون نہیں کچھ
محبت میں تم کو ملے گا سبھی کچھ

گیت



بشریٰ سعید عاطف

شام سے پہلے شام ہونے لگی
تیری یادوں کے نام ہونے لگی
شبِ غم ہمکلام ہونے لگی

اِن چراغوں کی لَو بڑھانے آ
دل میں ارمان پھر جگانے آ
داستاں اب تمام ہونے لگی
شبِ غم ہمکلام ہونے لگی

ایک وحشت لگی محبت سی
بن ترے رات تھی قیامت سی
بات اب ساری عام ہونے لگی
شبِ غم ہمکلامن ہونے لگی

پیار کے اس حسین بندھن میں
زیست گذری ہے میری الجھن میں
حسرتِ دل تمام ہونے لگی
شبِ غم ہمکلام ہونے لگی

رہتا ہے تُو خیالِ جاناں میں
تذکرہ ہے وصالِ جاناں میں
تیری چاہت مدام ہونے لگی
شبِ غم ہمکلام ہونے لگی

اے صنم عشق کے صحیفوں میں
نام تیرا پڑھا وظیفوں میں
راز کی بات عام ہونے لگی
شبِ غم ہمکلام ہونے لگی

تُو ہی بشریٰ کا ہے فقط ہمدم
دل سے تجھ کو ہی مانا ہے بالم
تیری باہوں میں شام ہونے لگی
شبِ غم ہمکلام ہونے لگی

گیت



جیا قریشی



تجھے گنگنا رہی ہوں ، ترے گیت گا رہی ہوں
تجھے سوچنے لگی ہوں ، ترے گیت گا رہی ہوں

ترے پیار کا فسانہ میں یونہی سنا رہی ہوں
تجھے دیکھتے ہوئے بھی میں تو مسکرا رہی ہوں
تری سوچ میں پڑی ہوں، ترے گیت گا رہی ہوں
تجھے گنگنا رہی ہوں ، ترے گیت گا رہی ہوں

ترا رنگ اور خوشبو ، یہ گلاب بھی حسیں ہے
ترا نام بھی حسیں ہے ، ترا خواب بھی حسیں ہے
تجھے یاد کر رہی ہوں ، ترے گیت گا رہی ہوں
تجھے گنگنا رہی ہوں ترے گیت گا رہی ہوں

تری زندگی مری ہے ، مری زندگی تری ہے
مری ہر خوشی کا محور ، ترے سنگ ہر خوشی ہے
ترے سنگ میں چلی ہوں، ترے گیت گا رہی ہوں
تجھے گنگنا رہی ہوں، ترے گیت گا رہی ہوں

تری یاد کا دسمبر ، یہ سپردگی کا موسم
مجھے کھینچتا ہے ہم دم تری بے خودی کا عالم
تو مرا ہے میں تری ہوں، ترے گیت گا رہی ہوں
تجھے گنگنا رہی ہوں ، ترے گیت گا رہی ہوں

گیت



دل ترا بہلاؤں کیسے، تو ہی بتلا دے مجھے
دل مرا دیوانہ تیرا ، تو ہی تو ہے سامنے

صرف اِک چاہت تری
جینے کا ساماں بنی
میرا جیون صرف تو ہے ، ہر سے مانگوں تجھے
دل مرا دیوانہ تیرا ، تو ہی تو ہے سامنے

تو ہے میری زندگی
تجھ سے میری ہر خوشی
تیرے بن میں، میرے بن تو، اب گزارا کیا کرے
دل مرا دیوانہ تیرا ، تو ہی تو ہے سامنے



رزاق تحسین

ہاتھ ہے اب ہاتھ میں
جینا ہے بس ساتھ میں
میرے دلبر ، میرا جیون تجھ کو بس اپنا کہے
دل مرا دیوانہ تیرا ، تو ہی تو ہے سامنے

گیت



رنگ فضاؤں کا چھلکا ہے   چاند گھٹاؤں میں نکلا ہے
ہلچل ہے، بڑی ہلچل ہے!

دیکھا ہے کب رُوپ جواں یوں   حیراں ہوں، بھٹکا میں کہاں ہوں
تیری اجازت ہو تو دیکھوں؟
تیرا سراپا تاج محل ہے   جھیل میں کھلتا تازہ کنول ہے
ہلچل ہے، بڑی ہلچل ہے!

تارے میرے سنگ جگتے ہیں   سن! سن!! مجھ سے کیا کہتے ہیں
پل پل آنکھوں کے آگے ہیں
چلتا نہیں ہے زور ہمارا   چہرہ ہے یا نور تمہارا
ہلچل ہے، بڑی ہلچل ہے!



ملتا مجھے ہمراہی کوئی   رکھ دیتا میں گود میں سر ہی
تجھ پر سارا جیون واری
دونوں جہاں کا پیار میں پاتا   شاید مجھ کو گر یہ آتا
ہلچل ہے، بڑی ہلچل ہے!

رزاق تحسین



رزاق تحسینؔ

گیت

میں ترے سنگ ہوں تو مرے سنگ ہے
جانتا ہوں صنم زندگی رنگ ہے

دھوپ چھاؤں بھی ہے ہر طرف جانِ جاں
چھوٹ جائیں گے غم ، ہے فلک مہرباں
زندگی یہ خوشی غم بھی بے جنگ ہے

ساتھ دے دو مرا جیسے حالات ہوں
وصل ہو ہجر ہو، ایسے لمحات ہوں
جینا لازم ہمیں یہ جہاں تنگ ہے

یہ زمانہ بنے گا مخالف سدا
عشق میں جو اٹھایا قدم یہ نیا
بازی جیتیں گے ہم ، ہم کو وہ ڈھنگ ہے

عشق دیکھے کہاں ذات، رنگ اور نسل
زور چلتا نہیں ہے دنگ سی ہے عقل
عشق میں تو جہاں دیکھیں شبرنگ ہے



گیت



یوں خواب ، خیال میں گم
وہ گم سم رہتی ہے
چپ چپ سی لگتی ہے

اس کو بھی الفت ہے
اس کو بھی چاہت ہے
وہ پیار بھی کرتی ہے
کھوئی سی لڑکی ہے
چپ چپ سی لگتی ہے

وہ مجھ سے جدا تو نہیں
کوئی میرے سوا تو نہیں
وہ میری اپنی ہے
کھوئی سی لڑکی ہے
چپ چپ سی لگتی ہے

اس کا ہی چہرہ ہے
دل جس پہ مرتا ہے
وہ دل کی کھڑکی ہے
کھوئی سی لڑکی ہے
چپ چپ سی لگتی ہے



رزاق تحسین

گیت

روبینہ شاہین بینا

مری چاہت ہے انمول سجن
مرے ماہی، میرے ڈھول سجن

میں تن من تجھ پر وار گئی
میں جیت کے تجھ کو ہار گئی
مجھے کرنا مت بے مول سجن
میری چاہت ہے انمول سجن

مرے جیون کا سنگھار ہے تو
مرا گیت مرا ملہار ہے تو
دولت سے نہ اس کو تول سجن
مری چاہت ہے انمول سجن

میں تیری عشق کہانی ہوں
تو راجا میں تری رانی ہوں
دل کا دروازہ کھول سجن
مری چاہت ہے انمول سجن

کچھ پیار بھرے سر چھیڑ سجن
تو دل کا چرخہ گیڑ سجن
کچھ دھیرے دھیرے بول سجن
مری چاہت ہے انمول سجن

مری صبح تو، مری شام ہے تو
احساس ہے تو، مرا نام ہے تو
ہے دل کی دنیا گول سجن
مری چاہت ہے انمول سجن



گیت

میرا وطن ہے میرا ایماں
اپنے وطن سے ہم سب ذیشاں
اس پر تن من دھن سب قرباں
میرے وطن کی ستاں خیراں

میرے وطن کے رہنے والے
ارضِ وطن کے ہیں رکھوالے
اس سے ہم سب کی ہے پہچاں
میرے وطن کی ستاں خیراں

اس کی سرحد کا نگراں ہے
سیف اللہ ہر شیر جواں ہے
اس پر واری ہم سب کی جاں
میرے وطن کی ستاں خیراں



روبینہ شاہین بیناؔ

گیت



خون میں رچ گیا ہے دفاعِ وطن
ہم کو کرنا سدا ہے دفاعِ وطن

دل کی دھڑکن صدا ہے دفاعِ وطن
جان و دل کی ادا ہے دفاعِ وطن
جذبۂ دل وفا ہے دفاعِ وطن
ہم کو کرنا سدا ہے دفاعِ وطن

چھ ستمبر کی وہ رات بھی یاد ہے
پاک دھرتی کی حب دل میں آباد ہے
جوش ہے ولولہ ہے دفاعِ وطن
ہم کو کرنا سدا ہے دفاعِ وطن

روشن و پُرضیا سرزمینِ وطن
دلکش و خوشنما سرزمینِ وطن
یہ خوشی کی فضا ہے دفاعِ وطن
ہم کو کرنا سدا ہے دفاعِ وطن

ملک کی پاسباں پاک افواج ہیں
ہمتوں کی زباں پاک افواج ہیں
جن اک نعرہ رہا ہے دفاعِ وطن
ہم کو کرنا سدا ہے دفاعِ وطن



سیّد خورشید
نوازِ لائق بخاری



سیدہ منور جہاں منور



گیت

تجھ پہ ہے جاں نثار ترا انتظار ہے
دل بھی ہے بیقرار ترا انتظار ہے

مل جائے کاش مجھ کو مرے یار کی جھلک
مجھ کو ستا رہی ہے جو مٹ جائے وہ کسک
ہے بے شمار پیار ترا انتظار ہے
دل بھی ہے بیقرار ترا انتظار ہے

چھائی ہے مست مست گھٹا کچھ نہ پوچھیے
بارش میں دل یہ کیسے جلا کچھ نہ پوچھیے
ظالم ہوئی پھوار ترا انتظار ہے
دل بھی ہے بیقرار ترا انتظار ہے

برسیں ہزار رنگ فضا سے نئے نئے
مل جائیں تجھ کو دوست بلا سے نئے نئے
تجھ پہ ہے اعتبار ترا انتظار ہے
دل بھی ہے بیقرار ترا انتظار ہے

آیا کبھی جو صبح کبھی شام آ گیا
آ جا کہ اب تو لب پہ ترا نام آ گیا
کہتی ہوں بار بار ترا انتظار ہے
دل بھی ہے بیقرار ترا انتظار ہے



صوفیہ حامد

نہ ہی غم کا مجھے کوئی غم ہے
آ بھی جاؤ کہ زندگی کم ہے

جیسے پت جھڑ میں گلستاں اُجڑے ہم ملے، اور مل کے یوں بچھڑے
ایک چکر یہی تو پیہم ہے
آ بھی جاؤ کہ، زندگی کم ہے

پاپ کا پیٹ بھر گیا شاید ظلم حد سے گزر گیا شاید
برق پھر آسماں کی برہم ہے
آ بھی جاؤ کہ زندگی کم ہے

ہر کلی آرزو کی مرجھائی ساتھ میرے ہے میری تنہائی
جس نے زخموں پہ رکھا مرہم ہے
آ بھی جاؤ کہ زندگی کم ہے

پہلے نوحہ کناں سے رہتے تھے اور سرِ شام راہ تکتے تھے
اب شب و روز ہجر ماتم ہے
آ بھی جاؤ کہ زندگی کم ہے

گیت





ضیاء شہزاد

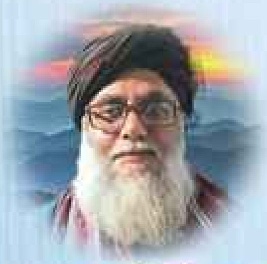
الوداع جانِ تمنا ، الوداع جانِ بہار
لے چلے ہیں چھین کر مجھ سے تری ڈولی کہار
الوداع جانِ تمنا! الوداع جانِ بہار!!

آج میں جی بھر کے تجھ کو دیکھ لوں، کہتا ہے دل
جانے والے دو گھڑی رُک ، درد میں ڈوبا ہے دل
ہو سکے تو لوٹ کے آ۔۔۔ رو رہا ہے میرا پیار
الوداع جانِ تمنا! الوداع جانِ بہار!!
الوداع جانِ بہار

ہائے سونی سونی وادی ہو گئی تیرے بغیر
زندگی غم کے بھنور میں کھو گئی تیرے بغیر
ٹوٹے ہیں مجھ پر اچانک کیسے صدمے صد ہزار
الوداع جانِ تمنا! الوداع جانِ بہار!!
الوداع جانِ بہار

تیری وہ قسمیں، وہ وعدے کیا ہوئے کچھ تو بتا
جرم ہی کیا تھا مرا کیا ہو گئی مجھ سے خطا
میں تو عاشق ہوں ترا ہو جاؤں گا تجھ پر نثار
الوداع جانِ تمنا! الوداع جانِ بہار!!
الوداع جانِ بہار

گیت



محمد رضا نقشبندی

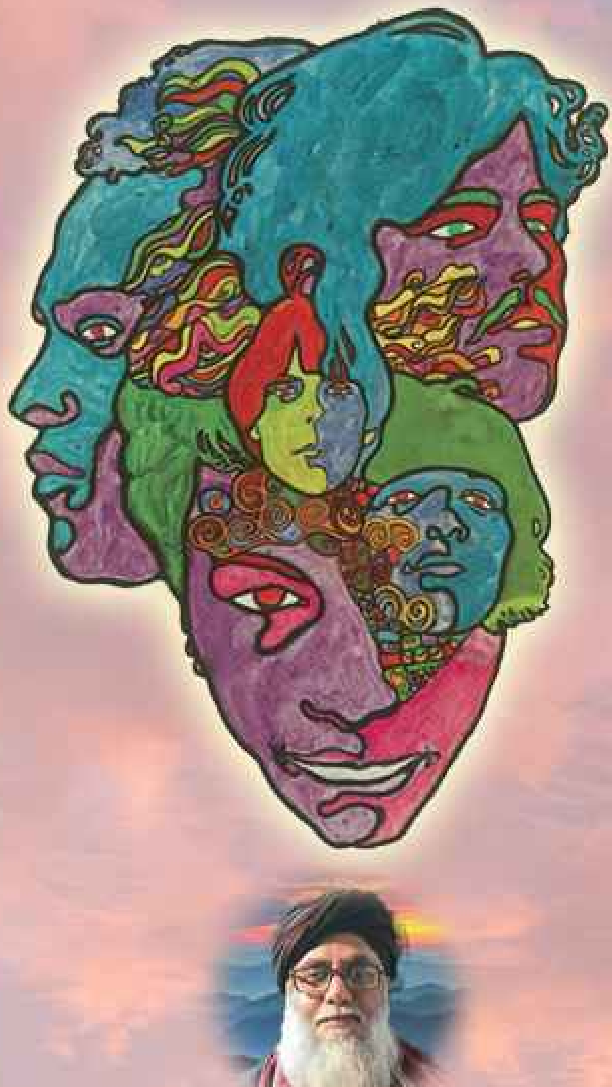
بن پہ اِک خمار کا آیا
پھر سے موسم بہار کا آیا

یعنی آئی بہار جوبن پر
سایہ کرتے ہیں پھول آنگن پر
رنگ آیا نیا سا گلشن پر
آئے گا ، خط ہے یار کا آیا
پھر سے موسم بہار کا آیا

ٹوٹی زنجیر قید پہرے کی
سجنے والی ہیں لڑیاں سہرے کی
گفتگو زلف اور چہرے کی
ذکر لیل و نہار کا آیا
پھر سے موسم بہار کا آیا

وقت سے تجھ کو میں نے چھینا ہے
جام چاہت کا مل کے پینا ہے
یعنی اک عمر ہم کو جینا ہے
مرحلہ اختیار کا آیا
پھر سے موسم بہار کا آیا

گیت



یاد پھر ہمکلام ہونے لگی
اب تو آ جا کہ شام ہونے لگی

رستے سارے سجا کے رکھے ہیں
دیے سارے جلا کے رکھے ہیں
نین رہ میں بچھا کے رکھے ہیں
شام تیرے ہی نام ہونے لگی
اب تو آ جا کہ شام ہونے لگی

تو نے سیکھا کہاں سے تڑپانا
کھول آنکھوں کا آج میخانہ
گرنے والا ہے کوئی دیوانہ
رام آ جا میں رام ہونے لگی
اب تو آ جا کہ شام ہونے لگی

کافی تیرے لئے اشارہ ہے
ہجر مارے نے پھر پکارا ہے
ڈوبتی سانس کا سہارا ہے
لو دیے کی تمام ہونے لگی
اب تو آ جا کہ شام ہونے لگی



محمد رضا نقشبندی



گیت

محمد رضا نقشبندی

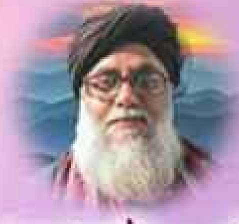
اپنے قدموں سے مت جدا کیجو　　　کچھ بنام خدا وفا کیجو

موڑ آیا نیا کہانی میں
تیری اور میری زندگانی میں
لہریں مرنے لگی ہیں پانی میں
بچ بھی سکتا ہوں گر دعا کیجو　　　اپنے قدموں سے مت جدا کیجو

راز الفت کا کھل نہیں سکتا
داغ چاہت کا دھل نہیں سکتا
پیار میزاں پہ تل نہیں سکتا
ایسی کوشش نہ تم ذرا کیجو　　　اپنے قدموں سے مت جدا کیجو

گیت





محمد رضا نقشبندی

مجھ کو ہر ساز میں سنائی دے
قریہ قریہ تو ہی دکھائی دے

بن میں جنگل میں تو ہے صحرا میں
موج در موج تو ہے دریا میں
شور تیرا ہے بہتی ندیا میں
یاد تیری کہاں رہائی دے
مجھ کو ہر ساز میں سنائی دے

مجھ کو منزل کی جستجو نہ رہی
پھول کلیوں سے گفتگو نہ رہی
اور کوئی بھی آرزو نہ رہی
مجھ کو میری تو آشنائی دے
مجھ کو ہر ساز میں سنائی دے

گیت

نادیہ سحر

زندگی ، تو مری زندگی ہے
ہر خوشی ، تو مری ہر خوشی ہے

تجھ کو سوچوں تو لب مسکرائیں
تجھ کو دیکھوں تو گل کھلکھلائیں
تیری خوشبو مری تازگی ہے
زندگی ، تو مری زندگی ہے

پیار تیرا ملا مجھ کو جب سے
مانگتی ہوں تجھے اپنے رب سے
تو جو مل جائے تو کیا کمی ہے
زندگی ، تو مری زندگی ہے

گیت اتنے لکھوں تیری خاطر
جن سے ہوں میرے جذبات ظاہر
جانِ جاں تو مری شاعری ہے
زندگی ، تو مری زندگی ہے



نادیہ سحر



نوید ظفر کیانی

گیت

اُف وہ خواب ملن کے
سونے ہو گئے من کے
چھن چھن سکے چھنکے

روپ کا سونا پگھلا
کس آنگن بہہ نکلا
خوب ہیں دھندے دھن کے
چھن چھن سکے چھنکے

گھر گھر منڈی پائیں
روحیں بیچی جائیں
دام چکیں ہر تن کے
چھن چھن سکے چھنکے

تیرا بخت، پریتا!
سچا پیار نہ جیتا
ٹوٹے خواب دلہن کے
چھن چھن سکے چھنکے





نوید ظفر کیانی

گیت



آخر خالی خالی آنکھیں
دور خلاؤں میں کیا ڈھونڈیں
اِس سے پہلے خود کھو آئیں
آ اب اس کو بھول ہی جائیں

جب تک سانسیں ہیں دنیا ہے
تب تک تو ہم نے جینا ہے
تب تک اس کو جی کے دکھائیں
آ اب اس کو بھول ہی جائیں

اِک غافل بیدرد کی خاطر
خود سے کیوں اغماض ہے آخر
آ اب خود کو پھر سے پائیں
آ اب اس کو بھول ہی جائیں



گیت



علاؤالدین حیدر

پولیس ٹریننگ سنٹر PTC میں ٹریننگ کرنے والے جوانوں کا گیت

ریکروٹ کی آنکھوں میں بڑی بات ہے پیارے — نو ماہ کی ریکروٹی کوئی کیسے گزارے

ریکروٹ کی آنکھوں میں بڑی بات ہے پیارے
پی ٹی سی میں کیوں پستے ہیں ریکروٹ بے چارے

اس عمر میں مل جاتی ہیں ایسی بھی سزائیں — جمپنگ ہو، کرالنگ ہو، فرنٹ رول بھی کھائیں

ہر درد سہا پھر بھی نہ ریکروٹ یہ ہارے
ریکروٹ کی آنکھوں میں بڑی بات ہے پیارے

کب تک ہو مصیبت میں، کوئی دھول کو چاٹے — آئی جی کوئی آجائے جو اس درد کو بانٹے

مٹی میں الجھتے ہوئے گیسو جو سنوارے
ریکروٹ کی آنکھوں میں بڑی بات ہے پیارے

مل جائے اگر پاس ہو تو گھر جا کے مل آئیں — استاد کو سمجھائیں جی استاد کو سمجھائیں

کچھ شادی شدہ ان میں تو کچھ ان میں کنوارے
ریکروٹ کی آنکھوں میں بڑی بات ہے پیارے

یہ دن بھی گزر جائیں گے گھبراؤ نہ یارو — یہ دن ہیں ٹریننگ کے، انہیں ہنس کے گزارو

آئیں گے تمہیں یاد یہاں دن جو گزارے
ریکروٹ کی آنکھوں میں بڑی بات ہے پیارے

تم شوق سے اس سارے ہی میدان میں گھومو — تم جلدی چلو کرتے رہو چیک پوسٹ پہ جھومو

نظروں میں بسالو یہ ہیں پی ٹی کے نظارے
ریکروٹ کی آنکھوں میں بڑی بات ہے پیارے



ہاشم علی خان ہمدمؔ

میرے من میں بسا ایک تو ۔ دل کی دھڑکن یہی آرزو ۔ اللہ ہو ، اللہ ہو ، اللہ ہو
اللہ ہو ، اللہ ہو ، اللہ ہو

خالق و مالک دو جہاں ۔ لامکان و مکاں میں نہاں ۔ تو ہی تو ہے مرے چار سو
اللہ ہو ، اللہ ہو ، اللہ ہو

تو ہی ادراک و وجدان ہے ۔ میرا ایقان و ایمان ہے ۔ آگہی ہے تری جستجو
اللہ ہو ، اللہ ہو ، اللہ ہو

لب پہ حمد و ثنا ہے تری ۔ نام تیرا دعا ہے مری ۔ یہ سخن ہے مری آبرو
اللہ ہو ، اللہ ہو ، اللہ ہو

گنگناتی ہوئی کوئلیں ۔ گیت گاتی ہوئی بلبلیں ۔ ہر پرندے کی ہے گفتگو
اللہ ہو ، اللہ ہو ، اللہ ہو

بودگی ہے یہی سبزگی ۔ مسکراتی ہوئی روشنی ۔ زندگی ہے یہی رنگ و بو
اللہ ہو ، اللہ ہو ، اللہ ہو

نور ہی نور میں نور ہے ۔ چار سو جلوۂ طور ہے ۔ ہے تجلی مرے روبرو
اللہ ہو ، اللہ ہو ، اللہ ہو

رقص میں ہے یہ سارا جہاں ۔ مست ہے یہ زمیں آسماں ۔ گونجتی ہے صدا کو بہ کو
اللہ ہو ، اللہ ہو ، اللہ ہو

ذکر تیرا مرا گیت ہے ۔ اسم تیرا مرا میت ہے ۔ یہ صدا نور کی آب جو
اللہ ہو ، اللہ ہو ، اللہ ہو

تو ہی ہم دم ہے، ہم راز ہے ۔ تو مرے دل کی آواز ہے ۔ میرے احساس کی ہے نمو
اللہ ہو ، اللہ ہو ، اللہ ہو

یا نبیؐ ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ
سیدی ، مرشدی ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ
روشنی ، روشنی ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ
یا نبیؐ ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ

آپؐ آئے جہاں میں بہار آ گئی
آپؐ کی روشنی چار سو چھا گئی
چھٹ گئی تیرگی ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ
یا نبیؐ ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ

آپؐ کے دم سے تخلیقِ آدم ہوئی
آپؐ کے نام سے بودِ عالم ہوئی
آپؐ ہی زندگی ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ
یا نبیؐ ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ

آپؐ کے نام سے نعت ہونے لگی
میم الف لام سے نعت ہونے لگی
نعت ہے آگہی ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ
یا نبیؐ ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ

یہ جو "الحمد" سے "ناس" تک شان ہے
آپؐ کی نعت ہے، نعت کی جان ہے
حسنِ حرفِ جلی ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ
یا نبیؐ ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ

آپ کا تذکرہ طیبۂ جاں میں ہے
نورِ مہرِ حرا، حرفِ قرآں میں ہے
میزبانِ وحی ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ
یا نبیؐ ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ



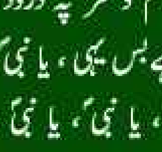
فخرِ عالم توئی ، جانِ عالم توئی
باعثِ کن فکاں ، نقشِ اعظم توئی
خیرِ کل ، سیدی ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ
یا نبیؐ ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ

آمدِ مصطفیٰؐ ، مرحبا مرحبا
عکسِ نورِ خدا ، مرحبا مرحبا
مظہرِ سرمدی ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ
یا نبیؐ ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ

نسبتِ مصطفیٰؐ ، سنتِ مصطفیٰؐ
صورتِ مصطفیٰؐ ، سیرتِ مصطفیٰؐ
ہے یہی بندگی ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ
یا نبیؐ ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ

نقشِ راہِ اماں ، رمزِ حبلِ متیں
تاج دارِ جہاں ، خاتمِ المرسلیں
آیتِ سروری ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ
یا نبیؐ ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ

جانِ قلب و جگر پہ درود و سلام
نورِ شام و سحر پہ درود و سلام
ورد ہے بس یہی ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ
یا نبیؐ ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ ، یا نبیؐ



ہاشم علی خان ہمدم

ہر ماہ نئے رنگ

پہلا ہفتہ: طرحی مشاعرہ رنگ

دوسرا ہفتہ: منفرد ردیف رنگ

تیسرا ہفتہ: منفرد قوافی رنگ

چوتھا ہفتہ: اصنافِ سخن رنگ

ان شاءاللہ